

عنوان: میں تم کو زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا، مجھ پر حرام ہے اگر میں تم کو ہاتھ لگاؤں، متعدد بار الفاظ ایلاء کہنے کا حکم		
کتاب: طلاق	باب: ایلاء	فصل:-
فتویٰ نمبر: 539	تاریخ: 17 صفر المظفر 1448ھ / یکم اگست 2026ء	

بیوی کا بیان

سوال: میرا نام کرن ریحان اور میرے شوہر کا نام ریحان خان ہے مسئلہ یہ ہے کہ 13 سال پہلے ایک گھریلو جھگڑے میں میرے شوہر نے مجھے ایک ساتھ دو طلاقیں دی تھیں، دو دفعہ میرے شوہر نے بولا تھا میں تم کو طلاق دیتا ہوں اس وقت اس کمرے میں میری ساس نجمہ خاتون، میری نند روزینہ، اور ایک اور نندنازیہ اور میری نند کا شوہر ارشد میرے شوہر موجود تھے اور میری نند کے شوہر نے میرے شوہر کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا دو طلاق کہنے کے بعد اس واقعے کے بعد میرا میرے شوہر کے ساتھ رجوع ہو گیا تھا، اس کے بعد 2023 میں ہم امریکہ آ گئے، ملک سے دوری سے میرے شوہر انزائی میں تھے، اور ہم ایک روم میں 2 بچے اور ہم میاں بیوی ساتھ تھے، ایک روم کی وجہ سے رجوع میں بھی مسئلہ تھا لیکن بچے روم میں نہیں ہوتے تو بہت کم رجوع ہوتا تھا، شوہر نے مجھے غصے میں تین چار دفعہ الگ الگ وقت میں بولا کہ میں تم کو زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا، میں میرے شوہر نے مجھے بولا کہ "میں قسم کھاتا ہوں زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا"، پھر کسی اور دن بولا "ہوش و حواس میں بولتا ہوں تم سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا" ایسا دو تین بار بولا، پھر کسی اور دن غصے میں بولا "میں تم کو زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا، مجھ پر حرام ہے اگر میں تم کو ہاتھ لگاؤں"۔ اس بات کی گواہ صرف میں ہوں اور مجھے اچھی طرح بات یاد ہے کہ ایسا بولا تھا مجھے۔ میرے شوہر کو یاد نہیں کہ کیا ہوا تھا 13 سال پہلے بھی ان کو طلاق کا لفظ ٹھیک سے یاد نہیں آرہے اور نہ ان کو 2023 کی کوئی بات یاد آرہی ہے، میرے شوہر کا کہنا ہے اگر ان سے کچھ بولا ہے تو ان کا مقصد طلاق نہیں تھا اور پھر شوہر قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھا کر بولا ہے مجھے ان کا مقصد طلاق یا کچھ اور نہیں تھا لیکن ان کو یاد نہیں آرہا ہے کہ بولا کیا تھا میرے شوہر کو کچھ یاد نہیں کیونکہ یہ دو سال پہلے ہوا تھا ان کا کہنا ہے کہ ان کی نیت میں کچھ غلط نہیں تھا، برائے مہربانی میری اور میرے شوہر کی راہنمائی کی جائے۔

وضاحت: شوہر نے جب یہ بات کہی اس کے ایک ماہ بعد پھر ہمبستری ہوئی تھی۔

شوہر کا بیان

میرا نام ریحان خان ہے اور بیوی کا نام کرن ریحان ہے گذارش یہ ہے کہ 13 سال پہلے گھر میں ایک گھریلو جھگڑا ہوا جس میں دو طلاق کا لفظ آیا، لیکن مجھے یاد نہیں کہ طلاق دی یاد دے دوں گا کالفاظ کہا تھا، جھگڑا ختم ہوا اور ہم نے فوراً رجوع کر لیا اور سب صحیح چلتا رہا 2023 میں ہم لوگ امریکہ آگئے جہاں پر ہم ایک کمرے میں رہتے تھے تو رجوع میں مشکلات تھیں بچوں کی وجہ سے اور ایک دن میں نے بولا کہ میں ہاتھ نہیں لگاؤں گا بیوی کو لیکن حرام کے الفاظ بولا تھا یا نہیں بولا تھا مجھے یاد نہیں ہے لیکن میری ایسی کوئی نیت نہیں تھی جس سے طلاق کا شبہ ہوا، میں نے قرآن پر ہاتھ رکھ کر اللہ کو حاضر ناظر جان کر بولا ہے کہ ایسی کوئی نیت نہیں تھی اور ہے اور ہم رجوع میں رہے ہیں اس بات کے بعد بھی اور ابھی تک۔

لہذا رہنمائی فرمائیں اور ہمیں اس معاملہ کا حل بتائیں اور کفارہ بتائیں۔



الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

صورت مسئلہ میں سائلہ کے بیان کے مطابق اس کو اس کے شوہر نے اپنی والدہ، بہنوں اور بہنوئی کے سامنے دو مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ طلاق دی تھی کہ "میں تم کو طلاق دیتا ہوں" اگر واقعی یہ بات درست ہے اور مذکورہ افراد سائلہ کی بات پر گواہی بھی دیتے ہیں تو سائلہ پر دو طلاقیں واقع ہو چکی ہیں، اور پھر اس کے بعد میں دونوں کا رجوع ہو گیا تھا، اور سائلہ کے شوہر کے پاس ایک طلاق کا اختیار باقی رہ گیا تھا۔

پھر 2023 میں سائلہ اور اس کا شوہر امریکہ آگئے اور وہاں چند سال پہلے سائلہ کو اس کے شوہر نے یہ الفاظ کہے کہ "میں قسم کھاتا ہوں زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا"، ان الفاظ سے شرعاً "ایلاء" منعقد ہو گیا تھا، جس کا حکم یہ ہے کہ مذکورہ الفاظ کہنے کے بعد اگر شوہر نے بیوی سے چار ماہ یا اس سے زیادہ تک ہمبستری نہ کی تھی تو بیوی پر مزید ایک طلاق بائن واقع ہو چکی ہے، اور پچھلی دو طلاقیں کے ساتھ مل کر تین طلاقیں مکمل ہو چکی ہیں اور سائلہ حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہو چکی ہے اور اگر چار ماہ سے قبل ہم بستری کر لی تھی تو مزید طلاق تو واقع نہیں ہوئی لیکن شوہر پر قسم توڑنے کا کفارہ لازم ہو چکا ہے۔ اور قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو صبح و شام دو وقت کھانا کھلایا جائے، یا دس مسکینوں کو صدقہ فطر کی مقدار (احتیاطاً دو کلو گندم یا اس کی قیمت) دے دی جائے، یا ایک ہی غریب کو دس روز تک روزانہ ایک صدقہ فطر کی مقدار دے دیں، یا دس غریبوں کو پہننے کا جوڑا (لباس) دے دیں۔ اگر مذکورہ صورتوں میں سے کسی کی استطاعت نہیں ہے تو پھر قسم کے کفارہ کی نیت سے مسلسل تین دن روزے رکھیں۔

پھر سائلہ کے شوہر نے سائلہ کسی اور دن یہ الفاظ بولے کہ "ہوش و حواس میں بولتا ہوں تم سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے، زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا" ایسا دو تین بار بولا، تو ان الفاظ سے اور ایک اور "ایلاء" منعقد ہو گیا، جس کا حکم یہ ہے کہ اگر شوہر یہ الفاظ کہنے کے بعد چار ماہ یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں آیا تھا تو اس پر ایک طلاق بائن واقع ہو چکی ہے، اور اگر وہ چار ماہ گزرنے سے پہلے اپنی بیوی کے قریب آچکا تھا تو ایسی صورت میں

مزید طلاق تو واقع نہیں ہوئی لیکن قسم توڑنے کے کفارے ادا کرنا لازم ہوں گے، اگر دو مرتبہ الفاظ کہے تھے تو دو کفارے اور اگر تین مرتبہ الفاظ ادا کئے تھے تو تین کفارے ادا کرنا لازم ہوں گے، کفارہ قسم کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

پھر سائلہ کے شوہر نے سائلہ کو کسی اور دن غصے میں بولا کہ "میں تم کو زندگی بھر ہاتھ نہیں لگاؤں گا، مجھ پر حرام ہے اگر میں تم کو ہاتھ لگاؤں" تو ان الفاظ سے اور ایک اور "ایلاء" منعقد ہو گیا، جس کا حکم یہ ہے کہ اگر شوہر یہ الفاظ کہنے کے بعد چار ماہ یا اس سے زیادہ تک اپنی بیوی کے قریب نہیں آیا تھا تو اس پر مزید ایک طلاق بائن واقع ہو چکی ہے، اور اگر وہ چار ماہ گزرنے سے پہلے اپنی بیوی کے قریب آچکا تھا تو ایسی صورت میں مزید طلاق تو واقع نہیں ہوئی لیکن قسم توڑنے کے ایک کفارہ لازم ہو گا، اور کفارہ قسم کی تفصیل اوپر گزر چکی ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے:

«وَمِنْ الْكِتَابَةِ لَا أَمْسُكَ لَا آتِيكَ لَا أَغْشَاكَ لَا أَقْرُبُ فِرَاشِكَ لَا أَدْخُلُ عَلَيْكَ»، وَمِنْ الْمَوْثِقِ نَحْوُ حَتَّى تَخْرُجَ الدَّابَّةُ أَوْ الدَّجَالُ، أَوْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا (فَإِنْ قَرَّبَهَا فِي الْمُدَّةِ)، وَلَوْ فَجَنُونًا (حَيْثُ) وَحِينَئِذٍ (فَفِي الْحَلْفِ بِاللَّهِ وَجَبَتْ الْكَفَّارَةُ، وَفِي غَيْرِهِ وَجَبَ الْجَزَاءُ وَسَقَطَ الْإِيلَاءُ) لِانْتِهَاءِ الْيَمِينِ (وَإِلَّا) يَفْرَجُهَا (بِأَنْتِ بِوَاحِدَةٍ) بِمُضِيِّهَا، وَلَوْ ادَّعَاهَا بَعْدَ مُضِيِّهَا لَمْ يَقْبَلْ قَوْلُهُ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ (وَسَقَطَ الْحَلْفُ لَوْ كَانَ مُؤَقَّتًا) وَلَوْ مُمَدَّتَيْنِ إِذْ مُضِيَ الثَّانِيَّةُ تَبَيَّنَ بِثَانِيَّةٍ وَسَقَطَ الْإِيلَاءُ (لَا لَوْ كَانَ مُؤَبَّدًا) وَكَانَتْ ظَاهِرَةً كَمَا مَرَّ..

(کتاب الطلاق، باب الایلاء 3/426، 427 ط سعید)

فتاویٰ شامی میں ہے:

«وَفِي الْجَوْهَرَةِ: كَرَّرَ "وَاللَّهِ لَا أَقْرُبُكَ" ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ، وَإِنْ تَوَى التَّكْرَارَ اتَّحَدَا، وَإِلَّا فَالْإِيلَاءُ وَاحِدٌ وَالْيَمِينُ ثَلَاثٌ، وَإِنْ تَعَدَّدَ الْمَجْلِسُ تَعَدَّدَ الْإِيلَاءُ وَالْيَمِينُ».

«قَوْلُهُ: إِنْ تَوَى التَّكْرَارَ اتَّحَدَا» أَيْ التَّائِيدُ اتَّحَدَا أَيْ يَكُونُ الْإِيلَاءُ وَاحِدًا وَيَمِينًا وَاحِدَةً حَتَّى لَوْ لَمْ يَفْرَجُهَا فِي الْمُدَّةِ طَلَقَتْ طَلَقَةً وَاحِدَةً وَإِنْ قَرَّبَهَا فِيهَا لَرِمَهُ كَفَّارَةً وَاحِدَةً (قَوْلُهُ: وَإِلَّا) أَيْ وَإِنْ لَمْ يَنْوِ شَيْئًا، أَوْ أَرَادَ التَّشْدِيدَ وَالتَّغْلِيظَ وَهُوَ الْإِبْتِدَاءُ دُونَ التَّكْرَارِ، كَذَا فِي الْفَتْحِ (قَوْلُهُ: فَالْإِيلَاءُ وَاحِدٌ) وَالْقِيَاسُ أَنْ يَكُونَ الْإِيلَاءُ ثَلَاثًا أَيْضًا، وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدٍ، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَلَمْ يَفْرَجُهَا تَبَيَّنَ بِتَطْلِيقَةٍ ثُمَّ عَقِبَهَا تَبَيَّنَ بِأُخْرَى ثُمَّ بِأُخْرَى إِلَّا أَنْ تَكُونَ غَيْرَ مَدْخُولٍ بِهَا فَلَا يَقَعُ إِلَّا وَاحِدَةً. وَفِي الْإِسْتِحْسَانِ وَهُوَ قَوْلُهُمَا: الْإِيلَاءُ وَاحِدٌ فَلَا يَقَعُ إِلَّا وَاحِدَةً لِأَنَّ الْمُدَّةَ لَهَا كَانَتْ مُتَّحِدَةً كَانَ الْمَنْعُ مُتَّحِدًا فَلَا يَتَكَرَّرُ الْإِيلَاءُ، وَيَجِبُ بِالْقُرْبَانِ ثَلَاثُ كَفَّارَاتٍ إِنْجِمَاعًا لِأَنَّ الشَّرْطَ الْوَاحِدَ يَكْفِي لِأَيِّمَانٍ كَثِيرَةٍ كَمَا فِي الْفَتْحِ، وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ».

(کتاب الطلاق، باب الایلاء 3/439 ط سعید)



فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

«ثم الإيلاء على أربعة أوجه) إيلاء واحد وبمين واحدة كقوله: والله لا أقرب وإيلاءان وبمينان وهو إذا آلى من امرأته في مجلسين أو قال إذا جاء غد فوالله لا أقرب وإذا جاء بعد غد فوالله لا أقرب وإيلاء واحد وبمينان وهي مسألة الخلاف إذا قال في مجلس واحد: والله لا أقرب والله لا أقرب وأراد به التغليظ فالإيلاء واحد واليمين ثنتان عند أبي حنيفة وأبي يوسف - رحمهما الله تعالى - حتى إذا مضت أربعة أشهر ولم يقربها بآنت بواحدة وإن قربها وجب كفارتان وإيلاءان وبمين واحدة وهو إذا قال لامرأته: كلما دخلت هذين الدارين فوالله لا أقرب فدخلت إحداهما دخلتتين أو دخلتهما جميعاً دخلت واحدة فهو إيلاءان وبمين واحدة فالأول منعقد عند الدخلة الأولى والثاني عند الدخلة الثانية كذا في السراج الوهاج.»

(کتاب الطلاق، الباب السابع في الإيلاء 1/ 483 طرشيدي)

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے فتاویٰ میں ہے:

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے یہ کہے کہ: ”مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے قریب آؤں“ تو شرعاً یہ ”ایلاء“ ہے اور ”ایلاء“ کا حکم یہ ہے کہ اگر مذکورہ شخص چار مہینے تک اپنی بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم نہیں کرے گا تو چار مہینے مکمل ہوتے ہی اس کی بیوی پر ایک طلاق بائن واقع ہو جائے گی، اور نکاح ختم ہو جائے گا، اس کے بعد دوبارہ ساتھ رہنے کے لیے نیا مہر مقرر کر کے گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہو گا۔ اور اگر مذکورہ شخص نے چار مہینے کے اندر اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کر لیا تو پھر طلاق واقع نہیں ہوگی، البتہ قسم ٹوٹ جائے گی، جس کا کفارہ ادا کرنا لازم ہو گا، قسم کا کفارہ یہ ہے کہ:

دس مسکینوں کو صبح و شام دو وقت کھانا کھلایا جائے، یا دس مسکینوں کو صدقہ فطر کی مقدار دے دی جائے، یا ایک ہی غریب کو دس روز تک روزانہ ایک صدقہ فطر کی مقدار دیں، یا دس غریبوں کو پہننے کا جوڑا (لباس) دیں۔ اگر مذکورہ صورتوں میں سے کسی کی استطاعت نہیں ہے تو پھر قسم کے کفارہ کی نیت سے مسلسل تین دن روزے رکھیں۔

(بیوی کو مجھ پر حرام ہے کہ میں تمہارے قریب آؤں کہنے کا حکم، فتویٰ نمبر: 144502100712)

واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بالصواب
دارالافتاء
مدرسہ ارفاء العلوم کراچی

